82667- مسکینوں کے مانی گئی نذر سے خود کھانے کا حکم

سوال

میں نے ایک برس یا کچھ زیادہ مدت قبل نذر مانی تھی کہ اللہ کے لیے جانور ذبح کرکے گھر والوں اور رشتہ داروں اور مسکینوں کو کھلاؤنگا، میرے پاس اس کے تقریبا رقم جمع ہونے کے قریب ہے توکیا میرے لیے عیدالاضحی کے ایام میں یہ نذر پوری کرنی جائز ہے ؟

اور کیا میں اس گوشت میں سے اپنے چھوٹے سے خاندان کو بھی دے سکتا ہوں، اور نذر صحیح اور قبول ہونے کی شروط کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

یہ نذر اطاعت واور اللہ کا قرب حاصل
کرنے کے تحت آتی ہے، اس لیے اسے پورا کرنا واجب ہے چاہے یہ نذر مطلق ہے یا کسی شرط
پر معلق، مطلق یہ ہے کہ مثلا انسان یہ کہے : میں نذر مانتا ہوں، یا میں اللہ کے لیے
ایک بکرا ذبح کرکے اسے فقراء یا اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کرونگا.

اور کسی شرط پر معلق اس طرح ہے کہ :
اگر اللہ تعالی نے مجھے شفایابی سے نوازا، یا میں کامیاب ہوا، یا میں نے تنخواہ لی،
یا مجھے اتنی رقم ملی تو میں بکرا ذبح کرکے تقسم کرونگا الخ.

اس نذر کو درج ذیل فرمان باری تعالی
کی بنا پر پورا کرنا واجب ہے :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"جس نے اللہ تعالی کی اطاعت و
فرمانبرداری کرنے کی نذر مانی تو وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے، اور جس نے اللہ
تعالی کی معصیت و نافرمانی کرنے کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6318).

اور جب آپ نے نذر پوری کرنے کے وقت
کی تعیین نہیں کی تو آپ کے کسی بھی وقت نذر پوری کرنی جائز ہے، عید الاضحی کے ایام
میں یا کسی اور دن بھی پوری کر سکتی ہیں.

لیکن اگر آپ اس سال قربانی کرنا
چاہیں، تو نذر کا جانور قربانی کے لیے بھی کفائت نہیں کریگا، چاہے آپ اسے عید
الاضحی کے ایام میں بھی ذبح کرلیں.

دوم :

جس نے بھی یہ نذر مانی ہو کہ وہ اپنے
اہل و عیال اور رشتہ داروں اور مسکینوں کو دے گا تو اس کا چھوٹا خاندان مثلا بیوی
اور اس کی اولاد اس میں شامل ہوگا، کیونکہ یہ اس کے اہل و عیال میں شامل ہوتے ہیں،
لیکن اگر اس نے انہیں شامل نہ کرنے کی نیت کی ہو تو پھر معاملہ اس کی نیت کے مطابق
ہوگا.

لیکن نذر ماننے والا شخص خود اپنی
نذر میں سے کچھ نہیں کھا سکتا اور اگر وہ اس میں کھائے تو اس کی قیمت مسکین کو ادا
کرے گا، یعنی جتنا اس نے کھایا ہو اس کے حساب سے مسکین کو قیمت ادا کردے.

فقہاء رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے کہ
نذر میں سے خود کچھ نہ کھائے.

دیکھیں : حاشیۃ ابن عابدین (616/2
) اور المغنی ابن قدامہ (288/3).

نذر میں سے خود نہ کھانے کی فقہاء
کرام نے علت یہ بیان کی ہے کہ مثلا جب مسکینوں کو کھلانے کے لیے جانور ذبح کرنے کی
نیت مانے تو یہ ان کے لیے متعین ہوگیا ہے، لہذا وہ کچھ بھی اس سے نہیں لے سکتا.

دیکھیں : المنتقی تالیف الباجی (2/
318).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

"اور نذر ماننے والے شخص کے لیے نذر
میں سے کچھ کھانا جائز نہیں کیونکہ یہ صدقہ ہے، اور صدقہ سے کھانا جائز نہیں، یہ تو
بالجملہ ہے، کیونکہ نذر مانے گئے جانوروں میں اختلاف ہے.

اور اسی طرح وہ مطلق نذر جو مسکینوں
کے لیے نہ تو لفظاً اور نہ ہی نیت میں متعین اور خاص کی گئی ہو مالکیہ اور بعض
شافعیہ کے ہاں اس میں سے کھانا جائز ہے" انتہی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ(117/6
).

واللہ اعلم.